قرآنِ پاک سننے کے فضائل وفوائد وآداب پر مشتمل ایک رہنما تحریر

قرآنِ پاک سننے کے فضائل وفوائد

(مع قرآن پاک سننے کے آداب)

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز نواز عطاری مدنی عفی عنہ

قرآنِ پاک سننے کے فضائل وفوائد وآداب پر مشتمل ایک رہنما تحریر

قرآنِ پاک سننے کے فضائل وفوائد

(مع قرآنِ پاک سننے کے آداب)

مؤلف

ابوفراز محمد اعجاز نواز عطاری مدنی عفی عنہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنِ پاک سننے کے فضائل وفوائد

قرآنِ پاک اللہ پاک کی وہ مبارک کتاب ہے جسے نہ صِرف پڑھنے کے کثیر فضائل وفوائد ہیں بلکہ قرآنِ پاک سننے، سمجھنے، چھونے، چومنے، اُس کا ادب واحترام کرنے کے بھی کثیر فضائل و فوائد ہیں، قرآنِ پاک سننے کے چند فضائل وفوائد مع قرآنِ پاک سننے کے آداب درج ذیل ہیں:

(1)قرآن سننے والے کو دُگنی (ڈبل) نیکی عطا کی جاتی ہے:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے قرآن کی ایک آیت سنی اُس کے لیے دُگنی (ڈبل) نیکی لکھ دی جاتی ہے۔"[1]

(2)قرآن سننے والے پر رحمت نازل ہوتی ہے:

جب قرآن پڑھا جائے اور اُسے غور سے کان لگا کر سنا جائے تو رب تعالیٰ سننے والے پر رحمت نازل فرماتا ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (پ9، الاعراف:204) ترجمۂ کنز الایمان: "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔"

حضرت لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے فرمایا: "اِس آیتِ مبارکہ کی وجہ سے کسی کی طرف بھی جو رحمت آتی ہے وہ قرآن سننے والے کی طرف آنے والی

[1] ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، 3/245، حدیث: 8502، دارالفکر بیروت۔

رحمت سے تیز نہیں ہوتی۔"[1]

(3)قرآن سننے سے ہدایت نصیب ہوتی ہے :

بے شک قرآن سیدھی راہ دکھاتا ہے، چنانچہ اللّٰہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا﴾(پ15، بنی اسرائیل:9) ترجمۂ کنز الایمان:"بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ اُن کے لیے بڑا ثواب ہے۔"

(4)قرآن کا سننا جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرتا ہے :

قرآنِ پاک میں رب تعالیٰ نے نیک اَعمال کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اُس پر جنت کی بشارت ارشاد فرمائی ہے اور جن سے جنت کا وعدہ ارشاد فرمایا ہے اُن کو جہنم سے دور رکھے گا، جب بندہ اِس طرح کی آیات سنے گا تو رب تعالیٰ کی رحمت سے نیک اَعمال کرے گا، جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌؕ وَ لَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ وَ الَّذِیْنَ كَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَآءُ سَیِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَاۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾(پ11، یونس: 26، 27)ترجمۂ کنز الایمان:"بھلائی والوں

---

1 ... تفسیر قرطبی، خطبة المصنف، باب کیفیة التلاوة لکتاب الله تعالی، 1/29 دار الفکر بیروت۔

کے لیے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی اور نہ خواری، وہی جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی جیسا اور ان پر ذلت چڑھے گی انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے ٹکڑے چڑھا دیے ہیں وہی دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

(5)قرآن کی ایک آیت سننے والے کو دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں :

حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جو قرآن کی ایک آیت سنتا ہے اُس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''[1]

(6)قرآن سننے سے خشوع و خضوع میں اِضافہ ہوتا ہے :

اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴾ (پ15، بنی اسرائیل:107 تا 109) ترجمۂ کنز الایمان: ''تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن اُن کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔''

---

[1] ...قوت القلوب، الفصل التاسع عشر، کتاب الجہر بالقرآن... الخ، 1/132۔
احیاء العلوم، 1/845 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اُن کا عمل یہ ہے کہ جب یہ قرآن سنتے ہیں تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور عجز و نیاز سے اور نرم دِلی سے روتے ہوئے ٹھوڑیوں کے بل گر جاتے ہیں اور یہ قرآن اُن کے دِلوں کے خشوع و خضوع کو اور اُن کے دِلوں کے جھکنے کو اور بڑھا دیتا ہے۔“[1]

(7) قرآن سننے والے کے لیے بروزِ قیامت نور ہوگا:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے فرمایا: ”جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت سنی وہ اُس کے لیے بروزِ قیامت نور ہو گی۔“[2]

(8) قرآن سننے سے رب تعالیٰ کا خوف پیدا ہوتا ہے:

قرآنِ پاک میں رب تعالیٰ کی صفتِ قہار کا بھی بیان ہے، رب تعالیٰ نے کئی آیات میں نافرمانوں کے عبرت ناک انجام اور اُن کے ٹھکانے یعنی جہنم کو بھی بیان فرمایا ہے، جب بندہ اِس طرح کی تمام آیات سنتا ہے تو اُس کے دل میں رب تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نہ صِرف خود نیکی کی راستے پر چل پڑتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی **اللہ** کے خوف سے ڈراتا اور راہِ ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔**اللہ** تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ﴾ (پ:26، الاحقاف: 29) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور جب

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 109، جلد5، ص524۔

2 ... مصنف عبدالرزاق، کتاب فضائل القرآن، باب تعلیم القرآن وفضلہ، 3/229، حدیث: 6032، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جِن ّ پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے۔“

(9)قرآن سننے والے سے دُنیوی مصیبتیں دور ہوتی ہیں :

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم حبیبِ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰہ تعالٰی قرآن سننے والے سے دنیا کی مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔“[1]

(10)قرآن سننے والے کو شفا اور رحمت حاصل ہوتی ہے :

اللّٰہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (پ15، بنی اسرائیل:82) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔“

تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”سورتیں اور آیتیں، کہ اِس سے اَمراضِ ظاہرہ اور باطنہ، ضلالت وجہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری وباطنی صحت حاصل ہوتی ہے، اعتقاداتِ باطلہ واَخلاقِ رذیلہ (غلط عقیدے اور بُرے اخلاق) دفع ہوتے ہیں اور عقائدِ حقہ ومعارفِ الٰہیہ وصفاتِ حمیدہ واَخلاقِ فاضلہ (صحیح عقیدے، اللّٰہ تعالٰی کی معرفت وپہچان، بہترین صفات اور زبردست اَخلاق) حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتابِ مجید ایسے علوم ودلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی وشیطانی ظلمتوں کو اپنے اَنوار سے نیست ونابود

1 ...مسند الفردوس، باب الیاء، 5/259، حدیث: 8122، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

کر دیتے ہیں اور اِس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی اَمراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔''(1)

(11)قرآن سننے والے کو سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے :

قرآنِ پاک میں سچی توبہ کی ترغیب دلائی گئی ہے، قرآن سننے والے کو **اللہ** کے فضل سے سچی توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔**اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾(پ28، التحریم:8)ترجمۂ کنزالایمان:''اے ایمان والو **اللہ** کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری بُرائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔''

(12)فقط قرآن سننا بھی سنتِ مبارکہ ہے :

فقط قرآن سننا بھی سنتِ مبارکہ ہے، اگر سننے والا اِس نیت سے سنے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اُسے سنت کا بھی ثواب ملے گا۔حضرت سیدنا عَمرو بن مُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:''میرے سامنے تلاوت کرو۔''میں نے عرض کی:''میں آپ کے سامنے تلاوت کروں، حالانکہ آپ پر ہی تو قرآنِ پاک نازل ہوا ہے!''ارشاد فرمایا:''میں اِس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن سنوں۔''تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے سورۂ نساء کی تلاوت کی، جب میں اِس آیت مبارکہ پر پہنچا:﴿ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا

(1)... تفسیر خزائن العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:82۔

مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَہِیۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا ﴿ۙ﴾ (پ5، النساء: 41) (ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں اُن سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں) تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رک جاؤ۔“ میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ قرآن شریف پڑھنا، پڑھوانا، سننا، سنانا سب عبادت اور سنتِ رسول ہے۔[2]

(13) خواہش کر کے قرآن سننا حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ہے:

جس طرح کسی سے قرآنِ پاک سننا سنت ہے اِسی طرح کسی سے خواہش کر کے قرآنِ پاک سننا بھی سنت ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں گزرا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عَمرو بن مُرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قرآن سنانے کی خواہش کا اظہار فرمایا اور انہوں نے قرآن سنایا۔

اِسی کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”اللہ تعالٰی کے کلام کی تلاوت کرنا اور تلاوت کرا کر سننا دونوں ہی پسندیدہ طریقے ہیں۔“[3]

(14) خواہش کر کے قرآن سننا سنتِ صحابہ ہے:

مَروی ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جب اکٹھے ہوتے تو کسی ایک سے کہتے کہ

---

1 ... بخاری، کتاب التفسیر، باب فکیف اذا جئنا۔۔۔الخ، 3/205، حدیث: 4582 دارالکتب العلمیہ بیروت۔

2 ... مرآۃ المناجیح، 3/266۔

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ16، مریم، تحت الآیۃ: 58، 6/129۔

''قرآن کی کوئی سورت سناؤ۔'' امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرماتے: ''ہمیں ہمارے ربّ کی یاد دلاؤ۔'' وہ اُن کے سامنے قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے۔ اِسی طرح ایک رات امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت میں حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود کی طرف گئے اور کافی دیر ٹھہرے اُن کی قراءت سنتے رہے۔[1]

(15) خواہش کر کے قرآن سننا بزرگانِ دِین کی سنت ہے:

حضرت سیدنا صالح مری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار حضرت سیدنا ابو جہیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اُن کا نام پوچھا اور فرمانے لگے: ''اچھا تمہارے ہی متعلق مشہور ہے کہ تم قرآن بہت اچھا پڑھتے ہو، میری بڑی خواہش تھی کہ تم سے قرآن سنو، آج مجھے قرآن سناؤ۔'' سیدنا صالح مری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حکم ملتے ہی میں نے تلاوت شروع کر دی، خدا کی قسم! ابھی میں نے اعوذ باللہ و بسم اللہ بھی مکمل نہ کی تھی کہ وہ بے ہوش ہوگئے، جب افاقہ ہوا تو فرمانے لگے: ''اے صالح! مجھے قرآن سناؤ۔'' چنانچہ میں نے قرآنِ پاک کی ایک آیت تلاوت کی، جیسے ہی انہوں نے آیت سنی ایک چیخ ماری اور تڑپنے لگے اور یکدم ساکت ہوگئے، ہم اُن کے قریب گئے تو دیکھا کہ اُن کی روح پرواز کر چکی تھی۔ اللہ کی ان پر رحمت ہو اور

1... احیاء العلوم، 1 / 845 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین [1]

(16) قرآن سننا فرشتوں کی سنت ہے :

حضرتِ سیدنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے پیچھے ایک فرشتہ بھی کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کی قراءت کو غور سے سنتا ہے اور جب بھی وہ کوئی آیت یا کلمہ پڑھتا ہے تو فرشتہ اُس سے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے تو اُس کے منہ سے جتنا قرآن نکلتا ہے فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتا ہے، اِس لئے تم قرآن کیلئے اپنے منہ کو پاک رکھا کرو۔'' [2]

(17) قرآن سننے سے حق کی پہچان نصیب ہوتی ہے :

اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ﴾ (پ7، المائدہ: 83) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا تو اُن کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں اِس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔''

(18) قرآن سننے والے کے لیے نو (9) اَجر ہیں :

حضرت سیدنا شیخ ابو طالب مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''قرآن پڑھنے

---

1 ... عیون الحکایات، حصہ اول، ص104 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ... مسند بزار، 2/214، حدیث: 603، مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ۔

والے کے لیے ایک اجر ہے اور قرآن سننے والے کے لیے نو (9) اجر ہیں۔"[1]

(19) قرآن سننے سے ہیبت و خشیت پیدا ہوتی ہے :

سیرتِ رسولِ عربی میں ہے: قرآنِ کریم چونکہ تزکیۂ نفوس میں مُعجِز کتاب ہے (یعنی نفسوں کو پاک کرنے والی ایسی کتاب جس کی مثل پیش کرنا ممکن نہیں) اسی واسطے اس کتاب کی تلاوت کے وقت دِلوں میں خشیت و ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ **اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (پ23، الزمر: 23) ترجمۂ کنزالایمان: "**اللہ** نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں یہ **اللہ** کی ہدایت ہے راہ دکھائے اُسے جسے چاہے۔"

(20) قرآن سننے والے کو دو اجر عطا کیے جاتے ہیں :

حضرت خالد بن معدان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے فرمایا: "بیشک قرآن پڑھنے والے کے لیے ایک اجر ہے اور قرآن سننے والے کے لیے دو اجر ہیں۔"[2]

---

1 ...قوت القلوب، الفصل التاسع عشر، کتاب الجهر بالقرآن... الخ، 132/1۔

2 ...سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من استمع القرآن، 536/2، حدیث: 3366، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(21)قرآن سننا مؤمنین کی صفت اور نہ سننا کفار کی صفت ہے :

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ﴾ (پ7، المائدہ:83) ترجمۂ کنزالایمان:”اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اُترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے، کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے۔“

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴾ (پ24، حم السجدۃ:26) ترجمۂ کنزالایمان:”اور کافر بولے یہ قرآن نہ سنو اور اس میں بیہودہ غل (شور) کرو شاید یونہی تم غالب آؤ۔“

(22)قرآن سننے والا سونے کے خزانے سے افضل ہے :

امام ابو الفضل عبد الرحمٰن بن احمد رازی مقری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ذِکر کرتے ہیں: ”قرآنِ پاک کی ایک آیت غور سے سننے والا سونے کے خزانے سے افضل ہے۔“[1]

(23)قرآن سننے والا دنیا میں گمراہ و آخرت میں بدبخت نہیں ہوگا :

جو بندہ قرآنِ پاک پڑھ کر یا سن کر اُس کی پیروی کرتا ہے، اُس کے اَحکامات پر عمل کرتا ہے تو وہ شخص دنیا میں گمراہ نہیں ہوگا اور آخرت میں بدبخت نہیں ہوگا۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا

[1] ..فضائل القرآن وتلاوته للرازی، باب فی ان حرمة حملة القرآن۔۔۔الخ، ص106، الرقم:70، دار البشائر الاسلامیه۔

یَشْقٰی﴾(پ16،طٰہٰ:123)ترجمۂ کنزالایمان:''پھر اگر تم سب کو میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے نہ بدبخت ہو۔''

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر درمنثور میں ہے: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کتاب اللہ کی اتباع کی، **اللہ** پاک اسے دنیا میں گمراہی سے ہدایت دے گا اور اور قیامت کے دن بُرے حساب سے بچائے گا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے ہی ایک اور روایت میں ہے فرمایا: ''**اللہ** پاک قرآن کی اتباع کرنے والے کو دنیا میں گمراہی یا آخرت میں بدبخت ہونے سے بچائے گا۔''[1]

(24)قرآن سننے والا پڑھنے والے کا شریک ہوتا ہے:

اگرچہ قرآنِ پاک سننے والا قرآن پڑھ نہیں رہا ہوتا لیکن وہ کئی معاملات میں پڑھنے والے کے ساتھ شریک ہوتا ہے، جیسے ثواب میں شرکت، خلوصِ نیت میں شرکت، تدبرِ قرآن میں شرکت، اَخلاقِ قرآن کو اپنانے میں شرکت، جن اَحکام کا حکم دیا گیا ہے اُن پر عمل کرنے میں شرکت، جن سے ڈرایا گیا ہے اُن سے بچنے میں شرکت، آیتِ سجدہ سن کر سجدۂ تلاوت کرنے میں شرکت اور اِن کے علاوہ کئی قرآنی آداب واَحکام میں شرکت اور یقیناً قرآن سننے والے کے لیے یہ شرکت بھی بہت بڑی سعادت ہے۔

---

1 ...تفسیر درمنثور، پ16، طٰہٰ، تحت الآیۃ: 123، 5/207 دارالفکر بیروت۔

(25)قرآن سننے سے آخرت کی یاد آتی ہے :

قرآنِ پاک کی کئی آیات میں آخرت یعنی قبر و حشر، روزِ قیامت وغیرہ کا بیان ہے، بندہ جب اِن آیات کو سنتا ہے تو اُسے آخرت کی یاد آتی ہے۔ حضرت سیِّدُنا جعفر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”صدیقین کے سامنے جب قرآنِ مجید کی تلاوت کی جاتی ہے تو اُن کے دِل آخرت کی یاد میں خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں۔“[1]

(26)قرآن سننے سے دِل نرم ہوتے ہیں :

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ﴾ (پ23، الزمر: 23) ترجمۂ کنزالایمان: ”اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اُسے جسے چاہے۔“

(27)قرآن سننے سے صبر و شکر نصیب ہوتا ہے :

قرآنِ پاک کی کئی آیات میں صبر و شکر کی ترغیب دلائی گئی ہے جب بندہ اُن آیات کو سنتا ہے تو اسے صبر و شکر کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت سیدنا اصمعی رَحْمَةُ

---

1 ... اللہ والوں کی باتیں، 2/546 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بار سفر میں کسی بوڑھی خاتون کے خیمے میں پہنچے تو اسے اس کے جوان بیٹے کی موت کی خبر پہنچی لیکن اس نے کوئی واویلا نہ کیا بلکہ کہا کہ ”تم میں سے کوئی شخص مجھے **اللہ** پاک کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر احسان کرے گا؟“ پھر کہا: ”مجھے کچھ ایسی آیات سنائیے گا جن سے صبر وشکر کی دولت نصیب ہو۔“ لہٰذا حضرت سیدنا اصمعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ آیات ان کے سامنے تلاوت کیں: ﴿وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ (پ2، البقرۃ:155، 156) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم **اللہ** کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔“[1]

(28) قرآن سننے والے سے اُخروی بلائیں دور ہوں گی:

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”**اللہ** تعالیٰ قرآن سننے والے سے آخرت کی بلائیں دور فرمائے گا۔“[2]

(29) قرآن سننے سے موت کے برحق ہونے کا اعتقاد پختہ ہوتا ہے:

اللہ پاک موت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (پ21، العنکبوت:57) ترجمۂ کنزالایمان: ”ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف پھروگے۔“

1... صحابیات وصالحات اور صبر، ص3۔

2... تاریخ ابن عساکر، 175/32، الرقم:6644 دارالفکر بیروت۔

تفسیر نور العرفان میں اس آیت کے تحت ہے: اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ ہر زندہ مخلوق کو موت ہے خواہ انسان ہو یا جن و فرشتہ اور ہر ماسوا اللہ کو فنا ہے خواہ جاندار ہو یا نہ ہو، اِسی لیے یہاں نفس فرمایا اور فنا کے ذِکر پر نفس نہ فرمایا بلکہ ارشاد ہوا: ﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴾ (پ27، الرحمن: 26) ترجمۂ کنز الایمان: "زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے۔" دوسرے یہ کہ موت سب کو ہے مگر موت کا بقا سب کو نہیں، انبیاء شہداء کو موت آنی ہے، پھر زندگی دائمی ہے، اس لیے ذائقہ فرمایا۔[1]

(30) قرآن سننے سے مایوسی کا خاتمہ ہوتا ہے:

معاشرے میں رہنے والے ہر شخص کے ساتھ مختلف واقعات پیش آتے ہی رہتے ہیں، اس کی زندگی میں اتار چڑھاؤ جاری رہتا ہے، بسا اوقات گناہوں کی وجہ سے یا مختلف معاملات کی خرابی کی وجہ سے وہ مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب وہ قرآنِ پاک کی ایسی آیات سنتا ہے جن میں رب تعالیٰ کی رحمت کا ذِکر ہے، اس کی غفاری کا ذِکر ہے تو اُس سے مایوسی کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور اُس کے غم ہلکے ہو جاتے ہیں۔ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴾ (پ24، الزمر: 53) ترجمۂ کنز الایمان: "تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔"

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ21، العنکبوت، تحت الآیۃ: 57۔

(31)قرآن سننے سے دِلوں کو سکون ملتا ہے :

قرآنِ پاک اللہ پاک کا کلام ہے اور سب سے بہترین ذِکر ہے اور اللہ کے ذِکر سے دِلوں کو سکون اور اطمینان ملتا ہے، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ﴾ (پ13، الرعد:28)ترجمۂ کنز الایمان: ”وہ جو ایمان لائے اور ان کے دِل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔“

(32)قرآن سننے سے ظاہری گناہوں سے نجات ملتی ہے :

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے جابجا ظاہری گناہوں جیسے شرک کرنا، ناحق قتل کرنا، جادو کرنا، نماز چھوڑ دینا، زکوٰۃ نہ دینا، والدین کی نافرمانی کرنا، سود خوری کرنا، یتیم کا مال ظلماً کھانا، رمضان کے روزے بلاعذر چھوڑ دینا، جھوٹی گواہی دینا، زنا کرنا، لواطت کرنا، تہمت لگانا، چوری کرنا، جھوٹ بولنا، جھوٹی قسم کھانا، شراب پینا، جوا کھیلنا، اِسراف کرنا، تہمت لگانا، حقوق اللہ کو تلف کرنا، حقوق العباد کو تلف کرنا، اللہ رسول و مسلمانوں کو تکلیف دینا وغیرہ اِن تمام گناہوں کی نحوست اور بُرائی کو نہ صِرف بیان فرمایا ہے بلکہ اِس کی مذمت بھی فرمائی ہے، بندہ جب اِن گناہوں کی بُرائی و مذمت کو سنتا ہے تو اُس کا دِل اِن تمام ظاہری گناہوں سے متنفر ہو جاتا ہے اور اُسے بفضلہٖ تعالیٰ اِن ظاہری گناہوں سے نجات ملتی ہے۔

(33)قرآن سننے سے باطنی گناہوں سے نجات ملتی ہے :

اللہ پاک نے جس طرح قرآن میں ظاہری گناہوں کی بُرائی اور مذمت بیان

فرمائی ہے اسی طرح کئی باطنی گناہوں جیسے ریاکاری، خود پسندی، حسد، بغض و کینہ، حُبِ مدح، حُبِ جاہ، محبتِ دنیا، طلبِ شہرت، تعظیمِ اُمرا، تحقیرِ مساکین، اِتباعِ شہوات، مداہنت، کُفرانِ نِعَم، بُری حرص، بخل، طُولِ اَمل، بدگمانی، عنادِ حق، اِصرارِ باطل، مکر و فریب، بدعہدی، خیانت، غفلت، دِل کی سختی، بُری لالچ، چاپلوسی، اِعتمادِ خَلق، نِسیانِ خالق، نسیانِ موت، منافقت، اِتباعِ شیطان، تکبر، بدشگونی، شماتت، تجسس، مایوسی وغیرہ کی بھی بُرائی اور مذمت بیان فرمائی ہے، بندہ جب اِن باطنی گناہوں کی بُرائی و مذمت کو سنتا ہے تو اُس کا دِل اِن تمام باطنی گناہوں سے نفرت کرتا ہے اور رب تعالیٰ کے فضل سے وہ اِن باطنی گناہوں سے نجات حاصل کرلیتا ہے۔

(34) قرآن سننے سے خوفِ خدا میں رونا نصیب ہوتا ہے:

قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کا وہ پیارا کلام ہے جس کے ایک ایک لفظ میں چاشنی ہے، جو بھی اسے سنتا ہے یہ قرآن اُس کے دِل میں اُترتا ہے، دِل پر اثر کرتا ہے، دِل میں رِقَّت پیدا کرتا ہے جس سے بندہ خوفِ خدا میں روتا ہے، کتب احادیث و سیر میں حضور نبی کریم رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر کئی بزرگانِ دِین کے کثیر واقعات ہیں جن میں قرآن سن کر خوفِ خدا سے رونے کا تذکرہ ہے، قرآن سن کر خوفِ خدا سے رونے کا ذکر خود قرآنِ پاک میں موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ﴾ (پ26، النجم: 59تا61) ترجمۂ کنزالایمان: ”تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم کھیل میں پڑے ہو۔“

مکاشفۃ القلوب میں ہے: بعض مفسرین نے اِس فرمانِ الٰہی کی تفسیر میں فرمایا کہ ھٰذَا الْحَدِیْثِ سے مراد قرآن ہے۔ یعنی تم اِس قرآن پر تعجب کرتے ہو اور جھٹلاتے ہو اور باوجود اس کے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ طرف سے ہے پھر بھی تم اِس کا ٹھٹھا کرتے ہو اور اس میں جو وَعیدیں ہیں اُن کو پڑھ کر تم خوف سے روتے نہیں اور تم سے جو مطالبہ ہے اُس سے غافل ہو۔[1]

(35) قرآن سننے سے پچھلی اقوام اور اُن کے انبیاء کے حالات معلوم ہوتے ہیں :

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی انبیاء کرام عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذِکر فرمایا ہے جیسے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت لوط، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت ادریس، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت سلیمان، حضرت داود، حضرت یونس، حضرت ایوب، حضرت ہود، حضرت زَکریا، حضرت عیسیٰ، حضرت خضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اسی طرح پچھلی کئی قوموں جیسے قوم عاد، قوم نوح، قوم لوط، اصحاب الایکہ، اصحاب مدین، اصحاب القریہ، اصحاب خندق، قوم سبا، قوم فرعون و بنی اسرائیل کا بھی ذکر فرمایا ہے، قرآنِ پاک سننے سے اِن تمام کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔

(36) قرآن سننے سے اللہ و رسول کی اِطاعت کا ذہن بنتا ہے :

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے 20 سے زائد مقامات پر اپنی اور اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت واتباع کا حکم دیا ہے یا ترغیب دلائی ہے، بندہ جب اِن

[1]... مکاشفۃ القلوب، باب نمبر 86، خندہ و گریہ زاری، ص560۔

آیات کو بار بار سنتا ہے تو یہ بات اُس کے دل میں قرار پکڑ لیتی ہے کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنی ہے، اُن کے بیان کردہ اَحکامات پر عمل کرنا ہے اور جن باتوں سے اُنہوں نے منع فرمایا ہے اُن سے دور رہنا ہے۔

(37) قرآن سننے سے عظمتِ مصطفےٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے :

قرآنِ پاک اللہ پاک کا پیارا کلام ہے، قرآنِ پاک اللہ تعالی کے آخری نبی حضور نبی رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم الشان معجزہ ہے، قرآنِ پاک کی ایک ایک آیت حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کی دلیل ہے، جب کوئی بندہ قرآنِ پاک سنتا ہے تو ہر ہر آیت اُس کے دل میں عظمتِ مصطفےٰ کی ایک شمع روشن کر دیتی ہے جس سے اس کا سینہ منور ہو جاتا ہے اور اسے عظمتِ مصطفےٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(38) قرآن سننے سے بارگاہِ رسالت کا ادب نصیب ہوتا ہے :

قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے کئی آیات میں بارگاہِ رسالت کا ادب بیان فرمایا ہے، اللہ پاک نے بارگاہِ رسالت میں رَاعِنَا کہنے سے منع فرمایا، حضور کے فیصلے پر سرِ تسلیم خم کرنے کا حکم فرمایا، حضور کی تعظیم و توقیر کرنے کا حکم دیا، حضور کی مدد کرنے کا حکم دیا، حضور کے بلانے پر فوراً حاضر ہونے کا حکم دیا، جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اِس طرح حضور کو بلانے سے منع فرمایا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنے سے منع فرمایا، بندہ جب بارگاہِ رسالت کے آداب

پر مشتمل اِن تمام آیات کو سنتا ہے تو اُسے بھی بارگاہِ رِسالت کا ادب واحترام نصیب ہوتا ہے۔

(39)قرآن سننے سے صحابۂ کرام واہلبیت کی عقیدت نصیب ہوتی ہے :

قرآنِ پاک میں کئی آیات ہیں جو خلفائے راشدین یعنی امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیقِ اکبر، سیدنا فاروقِ اعظم، سیدنا عثمانِ غنی، سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا، ازواجِ مطہرات، سیدہ عائشہ صدیقہ و دیگر اہلِ بیت رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان، فضیلت، تائید یا حق میں نازل ہوئی ہیں، بندہ جب قرآنِ پاک کی اِن آیات کو سنتا ہے تو اُس کے دِل میں بالخصوص خلفائے راشدین، اُمہاتُ المؤمنین، اہلِ بیتِ اَطہار و بالعموم تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی عقیدت اور محبت پیدا ہوتی ہے جو ہر مسلمان کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔

(40)قرآن سننے سے قرآن کی حقانیت کا پتا چلتا ہے :

قرآن سننے سے خود قرآن کی بھی حقانیت کا پتا چلتا ہے کیونکہ بندہ جب وہ تمام آیات سنتا ہے جن میں قرآن کے مختلف اَوصاف بیان کیے گئے ہیں تو اُس پر قرآن کی حقانیت بھی واضح ہو جاتی ہے، قرآن نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا کہ قرآنِ مجید ہدایت ہے، قرآن میں کوئی شک وشبہ نہیں، قرآن میں اختلاف نہیں، قرآن نور و برہان ہے، قرآن مبارک کتاب ہے، قرآن مفصل کتاب ہے، قرآن باعثِ شفاء ہے، قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے، قرآن تمام جہان کے لیے نصیحت ہے، قرآن آسان

کتاب ہے، قرآن برگزیدہ ہے، قرآن ایک مکرم صحیفہ ہے، بے وضو قرآن کو چھونا منع ہے، قرآن بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے، قرآن کا مثل ممکن نہیں۔

(41)قرآن سننے سے قلبی اَمراض دور ہوتے ہیں:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ﴾(پ11، یونس:57)ترجمۂ کنزالایمان: ”اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔“

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے:”اس آیت میں قرآنِ کریم کے آنے اور اس کے موعظت و شفا و ہدایت و رحمت ہونے کا بیان ہے کہ یہ کتاب اِن فوائدِ عظیمہ کی جامع ہے۔شفاء سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی اَمراض کو دور کرتا ہے، دِل کے اَمراض، اَخلاق ذمیمہ، عقائدِ فاسدہ اور جہالتِ مہلکہ ہیں، قرآنِ پاک اِن تمام اَمراض کو دور کرتا ہے۔“[1]

(42)قرآن سننے سے ظاہری وجسمانی اَمراض دور ہوتے ہیں:

قرآنِ پاک سننے سے ظاہری جسمانی بیماریاں دور ہوتی ہیں،اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾(پ15، بنی اسرائیل:82)ترجمۂ کنزالایمان:”ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو

1... تفسیر خزائن العرفان، پ11، یونس، تحت الآیۃ:57۔

ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔“

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”سورتیں اور آیتیں کہ اس سے اَمراض ظاہرہ اور باطنہ، ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے۔“[1] ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق پاکستان کے ایک نجی ہسپتال میں کینسر، شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ بڑی بیماریوں کے مریضوں کو سورۂ رحمن کی تلاوت سنائی گئی تو اُن کے اُن جسمانی اَمراض میں واضح طور پر فرق محسوس کیا گیا اور بعض مریض تو بالکل صحتیاب ہوگئے۔ دماغی یا نفسیاتی اَمراض میں تو قرآنِ پاک سننا نہایت ہی مفید ہے کہ اِس سے دماغ فریش ہوتا اور دِل کو سکون ملتا ہے۔

(43) قرآن سننے سے جادو، جنات و آسیب کا اثر ختم ہوتا ہے:

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (پ15، بنی اسرائیل: 82) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔“

اس آیت کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: ”یہ کتابِ مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی و شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کر دیتے ہیں اور اِس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی اَمراض اور آسیب

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: 82۔

دور ہوتے ہیں۔ ''[1] قرآنِ پاک کی کئی آیات سے جادو، جنات و آسیب وغیرہ کا علاج کیا جاتا ہے، اِسے پڑھ کر مریض پر دم کیا جاتا ہے، مریض کے کان میں قرآن پڑھا جاتا ہے جس سے جادو جنات و آسیب کا اثر ختم ہو جاتا ہے، قرآن کی بعض سورتیں جیسے سورۂ فلق و سورۂ ناس تو خاص جادو کے توڑ کے لیے ہی نازل ہوئی ہیں، جادو جنات و آسیب کے اثرات دفع کرنے کے لیے سورۂ بقرہ بھی اکسیر ہے۔

(44) قرآن سننے سے عمل کا جذبہ ملتا ہے:

قرآنِ پاک میں 50 سے زائد آیات میں نیک اعمال کرنے کی ترغیب اور آخرت میں اُس کے عظیم اجر و ثواب کو بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًاۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًاؕ وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌۗۙ وَّهُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (پ1، البقرۃ:25) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا صورت دیکھ کر کہیں گے یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا اور وہ صورت میں ملتا جلتا انہیں دیا گیا اور ان کے لیے باغوں میں ستھری بیبیاں ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔''

ایک اور مقام پر اللہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ15، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:82۔

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (پ3، البقرہ:277) ترجمۂ کنز الایمان: ''بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (اجروثواب) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔''

ایک اور مقام پر اللہ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا﴾ (پ5، النساء:57) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ہم انہیں باغوں میں لے جائیں گے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں ستھری بیبیاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہو گا۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ (پ6، المائدہ:9) ترجمۂ کنز الایمان: ''ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔''

بندہ جب اِس طرح کی آیات کو سنتا ہے جن میں نیک اَعمال کی ترغیب اور اُن کے اجر و ثواب کا ذِکر ہے تو اللہ پاک اُس کے دل میں عمل کا جذبہ پیدا فرما دیتا ہے جس سے وہ نیک اعمال کرنے لگتا ہے، گناہوں سے نہ صِرف خود بچتا ہے بلکہ اپنی آل اولاد، گھر والوں، دوستوں وغیرہ کو بھی ترغیب دلاتا ہے۔

قرآنِ پاک سننے کے آداب

واضح رہے کہ قرآنِ پاک سننے کے مذکورہ بالا فضائل وفوائد اُسی وقت کما حقہ حاصل ہوں گے جب کہ قرآنِ پاک کو اُس کے ظاہری وباطنی آداب کے ساتھ سنا جائے، قرآن سنتے ہوئے جتنا اُس کے آداب کا خیال رکھا جائے گا اتنا ہی اُس کی برکتیں اور فضیلتیں حاصل ہوں گی، ذیل میں احیاء العلوم جلد اول ودیگر کتب وغیرہ سے ماخوذ قرآنِ پاک سننے کے چند آداب پیشِ خدمت ہیں:

(1) جب بھی قرآن سننے کا ارادہ ہو تو قرآنِ پاک سننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرلیں تاکہ زیادہ سے زیادہ ثواب ملے۔

(2) ہوسکے تو باوضو قرآنِ پاک سنیں کہ بے وضو قرآنِ پاک سننا بھی جائز ہے لیکن باوضو سننے کی برکتیں زیادہ ہیں۔

(3) جب بھی قرآنِ پاک سنیں تو کان لگا کر غور سے سنیں، بے توجہی سے نہ سنیں۔

(4) قرآنِ پاک اتنی اونچی آواز میں نہ لگائیں کہ دوسروں کو پریشانی ہو، اتنی آواز میں لگائیں جتنا آپ خود سن سکیں۔

(5) جب قرآنِ پاک سنیں تو ساتھ میں کوئی کام نہ کریں فقط قرآنِ پاک ہی سنیں۔

(6) تنہائی میں سنیں کہ اِس سے توجہ نہیں بٹے گی اور دلجمعی بھی باقی رہے گی۔

(7) کوشش کریں کہ قرآنِ پاک سنتے ہوئے اپنے دل ودماغ کو دیگر دُنیوی خیالات سے پاک کرلیں۔

(8) جب بھی قرآنِ پاک کی تلاوت سنیں تو کسی سنی صحیح العقیدہ قاری صاحب کی

سنیں، بد مذہب کی تلاوت ہرگز نہ سنیں کہ اِس کے کثیر دِینی نقصانات ہیں۔

(9) قرآنِ پاک سنتے ہوئے اگر کسی حاجت سے جانا پڑے تو قرآنِ پاک کی تلاوت کو وہیں روک دیں۔

(10) بغیر ترجمہ فقط قرآنِ پاک سننے کے بھی کثیر فوائد ہیں لیکن قرآنِ پاک سمجھنے کے لیے ہو سکے تو ترجمۂ کنزالایمان یا ترجمۂ کنزالعرفان کے ساتھ قرآنِ پاک سنیں کہ اِس سے غور و فکر کرنے میں آسانی ہو گی۔

(11) قرآنِ پاک کو اگر ترجمہ و تفسیر دونوں کے ساتھ سنیں تو سب سے بہتر ہے اور اس کے فوائد بھی زیادہ حاصل ہوں گے۔

(12) قرآنِ پاک سنتے ہوئے رب تعالیٰ کی عظمت کو ظاہر کریں اور یہ جانیں کہ جو کچھ میں سن رہا ہوں یہ کوئی بندوں کا کلام نہیں بلکہ تمام جہانوں کو پالنے والے رب تعالیٰ کا کلام ہے۔

(13) جن آیات میں موت، قبر و حشر و آخرت کا بیان ہے اُنہیں بار بار سنیں تا کہ دِل کی سختی دور ہو۔

(14) جن آیات میں غور و فکر کرنا ہو اُنہیں بار بار سنیں اور اُن کے معانی پر غور و فکر کریں، اِس طرح ان آیات کے مفاہیم دل میں قرار پکڑلیں گے۔

(15) جن آیات میں اللہ پاک کے اَسماء اور اُس کی صفات کا بیان ہے اُن کے معانی میں غور و فکر کریں تا کہ اُن کے اَسرار منکشف ہوں کیونکہ اِن میں سے ہر ایک کے تحت بہت سے معانی و اسرار پوشیدہ ہیں جو صِرف توفیق والوں پر ہی منکشف

ہوتے ہیں۔

(16) جن آیات میں اَفعالِ الٰہیہ جیسے زمین وآسمان کی تخلیق وغیرہ کا ذِکر ہے تو اُن سے اللہ پاک کی صفات اور اُس کے جلال کو سمجھیں کیونکہ فعل یعنی کام فاعل یعنی کرنے والے پر دلالت کرتا ہے کہ کام کی عظمت خالق کی عظمت پر دلالت کرتی ہے۔

(17) جب انبیائے کرام عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اَحوال سنیں کہ کیسے اُن حضرات کو جھٹلایا گیا، کیسے تکالیف دی گئیں، کیسے بعض کو شہید کیا گیا تو اِس سے رب تعالیٰ کی بے نیازی کو سمجھیں کہ اِن تمام معاملات کے باوجود رب تعالیٰ کی بادشاہت میں کچھ فرق نہ آیا اور نہ آئے گا۔

(18) جب وہ آیات سنیں جن میں اِس بات کا بیان ہے کہ اللہ پاک نے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی مدد فرمائی تو اِس سے یہ سمجھیں کہ وہ ربِ کریم حق کی مدد کا ہی اِرادہ فرماتا ہے، باطل کی کبھی مدد و تائید نہیں فرماتا۔

(19) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جھٹلانے والی قوموں مثلاً قومِ عاد، قومِ ثمود وغیرہ کے حالات اور اُن پر نازل ہونے والے عذاب کے متعلق سنیں تو دِل میں اللہ جَبَّار وقَہَّار کے عذاب اور غلبہ وقدرت کا خوف پیدا کریں اور اِن باتوں سے عبرت حاصل کریں کہ اگر غافل اور بے ادب کو دی گئی مہلت سے دھوکے میں رہے تو ممکن ہے کہ اِن پر بھی وہی عذاب نازل ہو اور اِن کے بارے میں وہی فیصلہ ہو جو اُن قوموں کے حق میں ہوا۔

(20) جب جنت و دوزخ کے اَوصاف اور جو کچھ قرآن میں اِن کے متعلق ہے سنیں تو اُن میں بھی اپنی استطاعت کے مطابق غور و فکر کریں اور اپنے انجام کے بارے میں فکر مند ہوں کہ کیا معلوم میرا ٹھکانہ جنت ہو گا یا جہنم۔۔۔؟

(21) قرآنِ پاک کے ہر خطاب میں یہ تصور کریں کہ اِس سے میں ہی مقصود ہوں۔ مثلاً جب کسی کام کا حکم سنیں تو یہ خیال کریں کہ یہ حکم مجھے ہی دیا جارہا ہے، اِسی طرح اگر کسی کام سے منع کیا جائے تو یہ خیال کریں کہ یہ مجھے ہی منع کیا جارہا ہے، اسی طرح اگر وعدہ ووعید سنیں تو بھی یہی تصور کریں کہ یہ مجھ سے ہی فرمایا جارہا ہے۔

(22) پچھلی قوموں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات سنیں تو یہ جان لیں کہ اِن کے ذِکر کرنے کا مقصد محض قصے کہانیاں بیان کرنا نہیں بلکہ اِن کا مقصد یہ ہے کہ اِن سے عبرت حاصل کی جائے، لہٰذا اِن کے بیان سے عبرت ونصیحت حاصل کریں کیونکہ قرآنِ پاک میں کوئی ایسا واقعہ نہیں جس کے لانے سے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا آپ کی اُمَّت کو کوئی فائدہ نہ ہوا ہو۔

(23) انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالات، اُن کے تکالیف پر صبر کرنے اور اُن کے نصرتِ الٰہی کا انتظار کرتے ہوئے ثابت قدم رہنے کے جو واقعات بیان فرمائے ہیں انہیں سنتے ہوئے یہ ذہن بنائیں کہ یہ تمام واقعات اِس لیے بیان کیے گئے ہیں تاکہ راہِ خدا میں تکالیف آنے پر ہمارا دِل بھی قائم رہے، ہم بھی

ثابت قدم رہیں اور رب تعالیٰ کی مدد، تائید و نُصرت پر بھروسہ کریں۔

(24) قرآنِ پاک کے خطاب کا مقصود تمام لوگ ہیں، لہٰذا ہر شخص فرداً فرداً بھی اِس خطاب کا مقصود ہوگا تو قرآنِ پاک سنتے ہوئے یہ تصور قائم کریں کہ خود رب تعالیٰ مجھ سے خطاب فرمارہا ہے۔ حضرت سیدنا محمد بن کعب قرظی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: "مَنْ بَلَغَهُ الْقُرْآنُ فَكَاَنَّمَا كَلَّمَهُ اللهُ یعنی جس کے پاس قرآن پہنچا گویا اللہ پاک نے اُس سے کلام فرمایا۔"[1]

(25) قرآن پاک کو اِس طرح سنیں جس طرح غلام اپنے آقا کے خط کو سنتا ہے تاکہ جو آقا نے لکھا ہے اُس میں غور و فکر کرے اور اُس کے تقاضوں کے مطابق عمل کرے۔ بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے فرمایا: "یہ قرآن وہ خطوط ہیں جو ہمارے رب تعالیٰ کی طرف سے ہمارے پاس عہد و پیمان کے ساتھ آئے ہیں تاکہ ہم نمازوں میں اُن میں غور و فکر کریں، تنہائیوں میں اُن سے آگاہی حاصل کریں اور طاعات وعبادات میں اُن پر عمل پیرا ہوں۔"[2]

(26) قرآنِ پاک کو اِس طرح سنیں کہ دِل مختلف آیات سے مختلف طرح کا اثر لے، ہر آیت کے معنیٰ سمجھنے کے مطابق دِل میں حال و وَجد کی مختلف کیفیت پیدا ہو یوں کہ دِل خوف و غم اور اُمید و رحمت وغیرہ صفات سے موصوف ہو تو جب اِس کی معرفت مکمل ہو جائے گی تو دِل میں خشیتِ الٰہی تمام اَحوال پر غالب

---

1 ...احیاء العلوم، 1/861 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...احیاء العلوم، 1/862 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

ہو گی۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(27) تلاوتِ قرآن سے اِس طرح اثر لیں کہ تلاوت کی جانے والی آیت کی صفت کے ساتھ موصوف ہو جائیں، مثلاً جب وعید(رب تعالیٰ کی پکڑ، عذاب وغیرہ) کا ذِکر ہو اور مغفرت کو شرائط کے ساتھ خاص کیا جائے تب اللہ پاک کے خوف سے خود کو اتنا چھوٹا اور حقیر سمجھیں کہ گویا مرنے کے قریب ہیں۔

(28) جب رحمتِ الٰہی کی وُسعت کا ذِکر اور مغفرت کا وعدہ ہو تب اتنا خوش ہوں گویا خوشی سے اُڑ رہے ہوں۔

(29) جب اللہ پاک اور اُس کے اَسماء وصفات کا ذِکر ہو تب اُس کے جلال کے سامنے عاجزی کرتے اور اُس کی عظمت کو پکارتے ہوئے جھک جائیں۔

(30) جب کفار کی اُن باتوں کا ذِکر ہو جو اللہ پاک پر محال ہیں مثلاً اُن کا اللہ پاک کے لیے بیوی واَولاد ثابت کرنا، تب اپنی آواز کو پست کر لیں، خود کو جھکا لیں اور اُن کے اِس قبیح قول سے حیا کرتے ہوئے دِل میں بے بسی کی کیفیت پیدا کریں۔

(31) جب جنت کی صفات کا ذِکر ہو تب دِل میں جنت کا شوق پیدا ہو اور جب جہنم کی صفات کا ذِکر ہو تو اُس کے خوف کی وجہ سے جسم کانپنے لگ جائے کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے تلاوت سنی تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ خشیتِ الٰہی رکھنے والوں میں ایسے لوگ بھی تھے کہ وعید والی آیات کی تلاوت کے وقت اُن پر

غشی طاری ہو جاتی اور بعض کا تو وِصال بھی ہو جاتا۔[1]

(32) خوفِ خدا والی آیات کو سنیں تو دِل میں خوفِ خدا پیدا کریں۔

(33) اللہ پر توکل و بھروسا کرنے والی آیات کو سنیں تو اُس کی طرف رُجوع کریں۔

(34) تکالیف پر صبر کرنے والی آیات کو سنیں تو صبر کرنے کا پختہ اِرادہ کرلیں۔

(35) رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واِستغفار والی آیات کو سنیں تو توبہ واِستغفار کریں۔

(36) جب بھی قرآنِ پاک کو سنیں تو اُس سے بقدرِ اِستطاعت اثر ضرور لیں کیونکہ قرآنِ پاک کو بار بار پڑھ کر یا سن کر اثر نہ لینے والے کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جو کسی بادشاہ کے خط کو ہر روز کئی بار پڑھے جس میں یہ لکھا ہے کہ ملک کو آباد کر اور یہ اُسے ویران کرنے میں مشغول ہے، فقط خط پڑھنے پر ہی اکتفا کیے ہوئے ہے، حکم پر عمل نہیں کرتا، پڑھ کر عمل نہ کرنے کے مقابلے میں اگر وہ اسے نہ پڑھتا اور حکم کی مخالفت کرتا تو ناراضی کا کم مستحق ٹھہرتا۔

(37) قرآنِ پاک کی تلاوت اُس وقت تک سنتے رہیں جب تک دِل جمعی برقرار رہے، اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں، جب یہ کیفیت برقرار نہ رہے، دِل و دماغ منتشر ہونے لگیں، توجہ اِدھر اُدھر بٹنے لگے تو سننا چھوڑ دیں۔

(38) قرآنِ پاک سننے کا حق یہ ہے کہ دورانِ تلاوت اپنے آپ پر ایسی کیفیت طاری کرلیں گویا رب تعالیٰ سے قرآن سن رہے ہیں۔

(39) جب نیک لوگوں کی تعریف اور اُن کے لیے اِنعامات کے وعدے پر مشتمل

1... احیاء العلوم، 1/864 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

آیات کی تلاوت سنیں تو خود کو پیشِ نظر نہ رکھیں بلکہ اہلِ یقین اور صدیقین کو پیشِ نظر رکھیں اور اِس بات کا شوق رکھیں کہ اللہ پاک ہمیں بھی اُن کے ساتھ ملا دے۔

(40) جب نافرمانی و کوتاہی کرنے والوں کی مذمت اور ناراضی پر مشتمل آیات سنیں تو خود کو پیشِ نظر رکھیں اور خوف و ڈر کے سبب یہ تصور کریں کہ اِن آیات کا مخاطب میں ہی ہوں کہ جب بندہ تلاوتِ قرآن کے وقت خود کو کوتاہی کرنے والا تصور کرے گا تو یہ اُس کی قربت کا سبب بنے گا۔

(41) قرآنِ پاک کو صحیح معنوں میں سننے کی معراج یہ ہے کہ جب بندہ اُمید و بشارت والی آیات کو سنے تو جنت کی صورت اُس پر منکشف ہو جائے اور وہ اسے ایسے دیکھے گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے، جب اُس پر خوف و خشیت کا غلبہ ہو تو اُس پر دوزخ منکشف ہو جائے حتی کہ وہ اُس کے مختلف قسم کے عذابات کو دیکھ لے۔ یہ اِس وجہ سے ہے کہ کلامِ الٰہی آسان و خوشگوار، سخت اور امید و خوف والی باتوں پر مشتمل ہے اور یہ اُس کے اَوصاف کے اعتبار سے ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کے اَوصاف میں رحمت، مہربانی، انتقام اور پکڑ بھی ہے تو کلمات اور صفات کا مشاہدہ کرنے کے اعتبار سے دِل مختلف حالات میں بدلتا رہتا اور ہر حالت کے اعتبار سے اُس کے مناسب امر کے مشاہدے کے لئے تیار ہو جاتا ہے، اِس لئے کہ یہ محال ہے کہ سننے والے کی ایک ہی حالت رہے اور جو سنا جا رہا ہے وہ بدلتا رہے حالانکہ اِس میں رضا و غضب والے کا کلام بھی ہے اور انعام

کرنے والے، انتقام لینے والے اور جبار و متکبر کا کلام بھی ہے جو بے پرواہ ہے اور مہربانی و احسان کرنے والے کا کلام بھی ہے جو بے کار نہیں چھوڑتا۔[1]

اللہ پاک ہمیں قرآنِ پاک کو اُس کے آداب کے ساتھ سننے اور اُس کے فضائل و فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، قرآنی اَحکامات و تعلیمات پر خود بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے اور دوسروں کو ترغیب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اِس رسالے سے متعلق چند اہم گزارشات

(1) اِس رسالے میں فقط آیات مع اعراب ذِکر کی گئی ہیں، آیات نمبر نگ اور رُموزِ اَوقاف نہیں لگائے گئے۔
(2) کسی بھی غلطی پر مطلع ہوں تو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ تصحیح کر دی جائے۔
(3) کسی بھی مشورے کے لیے وٹس ایپ یا ای میل کے ذریعے ہی رابطہ فرمائیں۔
(4) اِس رسالے سے کسی بھی طرح کا نفع اُٹھانے کا کلی اختیار ہے۔
(5) میری، میرے اہل و عیال و والدین کے لیے دعائے مغفرت کی عاجزانہ التجا ہے۔
(6) اللہ پاک اس رسالے کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

سگِ عطار ابو فراز محمد اعجاز نواز عطاری مدنی عفی عنہ

وٹس ایپ نمبر:03122711788، ای میل:abufrazattari@gmail.com

تاریخ:18 اکتوبر 2021، بمطابق 11 ربیع الاول 1443 ہجری

---

1 ... احیاء العلوم، 1/874 ملخصا، مکتبۃ المدینہ کراچی۔